یہ مصلحت ہے یا بزدلی……!

ذوالقرنین احمد

مولانا ولی رحمانی فرماتے ہیں:’ وہ احتیاط جو بزدلی کا تحفہ دے، وہ پرہیز جو حالات سے گریز سکھائے، وہ صبر جو ظلم مسلسل کی حسین تعبیر تلاش کرے، اور وہ برداشت جو بے عملی تک پہنچا دے، زندہ افراد اور زندہ اداروں کیلئے نا قابل قبول ہے اور نہ گوارا"

ملک کے مسلمان جس وقت گنگا جمنی تہذیب کا پیغام دے رہے تھے، ہولی کے دن سوشل میڈیا پر اسٹیٹس لگا کر اور فیس بک وال پر مبارکباد دیکر اپنے برادران وطن کے ساتھ اظہار یک جہتی کا ثبوت دے رہے تھے اسی دن گروگرام کے گڑگاؤں میں بھونڈسی کے بھوپ سنگھ نگر علاقہ میں مسلم کنبہ کے کچھ بچے شام کو تقریباً ساڑھے پانچ بجے گھر کے باہر ہی کرکٹ کھیل رہے تھے۔ یہ بات فرقہ پرست عناصر کو ناگوار گزری اور دیکھتے ہی دیکھتے کنبہ کے گھر میں گھس کر کئی لوگوں نے لاٹھی۔ ڈنڈوں سے حملہ کیا، دنگائیوں نے کنبہ کی خواتین اور بچوں کو تقریباً دو گھنٹے تک گھر کی چھت پر قید کیے رکھا۔ الزام ہے کہ 30 سے 35 فرقہ پرستوں نے اس خونی واردات کو انجام دیا ہے۔ شاہد نام کے شخص کو مار مار کر ادھ مرا کر دیا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر بہت تیزی سے ہولی کے دن ہی وائرل ہو چکی تھی‘ لیکن اس سے ماحول خراب نہ ہو‘ اس لیے مسلم کمیونٹی کے باشعور افراد نے اسے آگے شیئر نہیں کیا اور دوسروں کو بھی شیئر کرنے سے منع کیا۔

یہ ملک جمہوری ملک ہے یہاں ہر کمیونٹی کے شہری کو آزادی ہے لیکن آج ملک کے حالات بڑے سنگین نظر آرہے ہیں۔ فرقہ پرست عناصر کھلے عام کسی بھی بے گناہ شخص کو ماب لنچنگ کا نشانہ بناتے ہیں اور ان کے تشدد کا شکار سب سے زیادہ مسلمان ہوتے ہیں۔ بی جے پی کے اقتدار میں پچھلے ساڑھے چار سالوں میں اخلاق احمد، حافظ جنید، پہلو خان، جیسے درجنوں نوجوانوں کو شک کی بنیاد پر یا جھوٹے الزامات میں مار مار کر شہید کر دیا گیا، جس میں یوپی، راجستھان، سرفہرست ہے۔ اتنا خوف دہشت کا ماحول ملک میں پیدا کر دیا گیا ہے کہ دلت اور مسلمان اپنے آپ کو ملک میں غیر محفوظ محسوس کرنے لگے ہیں، لوگ اکیلے سفر کرنے سے بھی اجتناب کر رہے ہیں۔ گڑگاؤں میں مسلم گھرانے پر جو حملہ کیا گیا وہ بڑا ہی دل دہلا دینے والا تھا ویڈیو میں دیوانہ وار لاٹھی ڈنڈوں سے فرقہ پرست مسلم پریوار کے مردوں کو مارتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، خواتین اور بچے چیخ رہے ہیں تا کہ کوئی انکی مدد کو آئے۔ پولس کو کال کرنے پر پولس غنڈوں کے فرار ہونے کے بعد جائے حادثے پر پہنچتی ہے اور کچھ لوگوں پر کیس درج کرتی ہے جس میں سے صرف ایک شخص کی گرفتاری ہوئی ہے، اگر چہ یہ ملک جمہوری ہے لیکن یہاں اقلیتی برادری کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے انہیں پاکستان جانے کیلئے کہا جا رہا ہے، جبکہ اس ملک کو آزاد کرانے میں ہمارے علماء اکرام نے عظیم قربانیاں دیں، اپنے خون جگر سے اس ملک کو سینچا ہے، اپنے سروں کے نذرانے پیش کیے ہیں اور آج ہمیں دوسرے درجہ کا شہری سمجھا جاتا ہے، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسے فرقہ پرست عناصر سے ڈٹ کر مقابلہ کریں، مومن بزدل نہیں ہوا کرتا، اور جو شخص اپنے جان مال، خاندان دین اور مسلمان بھائی کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید کے درجے میں ہے۔

آج مسلمانوں کو پتہ نہیں کیا ہو گیا کہ وہ ہر معاملے میں مصلحت کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں جبکہ ظالم جابر فرقہ پرست کھلے عام تشدد کر رہے ہیں۔ آزادی کے بعد سے اب تک کئی نوجوان اس مصلحت کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور ہم اب بھی مصلحت مصلحت کا راگ الاپنے میں مگن ہیں مسلمان کیوں نہیں کسی مظلوم کی حمایت میں سینہ سپر ہو کر کھڑے ہوتے، ہمارے مدرسے کے طلباء محفوظ نہیں، ہمارے طالب علم محفوظ نہیں، ہمارے نوجوان محفوظ نہیں، یہاں تک کہ ہماری عفت وعصمت، شریعت بھی محفوظ نہیں، اس گڑگاؤں کے واقعہ نے تو دل ودماغ کو ساکت کر دیا ہے کہ ہمارے گھر بھی محفوظ نہیں رہے پھر بھی ہم خاموش ہیں۔ یاد رکھے یہ مصلحت نہیں ہے، یہ بزدلی ہے۔ مومن بزدل نہیں ہوا کرتا، مومن اپنے زور بازو سے حالات کو تبدیل کرنے والا ہوتا ہے، صبر کے نام پر ظلم کو برداشت نہیں کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے، ظلم کل قیامت میں اندھیرے کی شکل میں آئے گا، ظلم سہنے سے ظالم کی مدد ہوتی ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ معاشرہ کفر پر تو قائم رہ سکتا ہے مگر ناانصافی پر نہیں، دراصل مصلحت صبر وتحمل اور برداشت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم ظلم سہتے جاؤ تمہارے سامنے تمہارے ایمان والے بھائی کی جان ومال عزت وعصمت کو تار تار کیا جا رہا ہو، تمہاری شریعت پر حملہ کیا جا رہا ہو، مسلمانوں اور اسلام کے خلاف ادیان باطلہ کے ذہنوں میں زہر گھولا جا رہا ہو، ہر طرف سے ملک کی زمین کو ہم پر تنگ کیا جا رہا ہو، تعلیم کا بھگوا کرن کیا جا رہا ہو، جھوٹی تاریخ معصوم بچوں کے ذہنوں میں پیوست کی جا رہی ہو، اور ہم خواب خرگوش میں عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہیں، نہ ہمارے حق میں کوئی آواز اٹھانے کیلئے تیار ہیں، نہ کوئی مضبوط قیادت ہمارے پاس موجود ہے، جو ہماری صحیح نمائندگی حکومت سے کریں۔

آج ضرورت ہے کہ ملک کے مسلمان خود کو کمزور وناتواں نہ سمجھے بلکہ ایمانی غیرت وملی حمیت کے تحت ظالموں کو اور فرقہ پرست عناصر کو انہی کی زبان میں جواب دیں کیونکہ شیر ہند ٹیپو سلطان نے کہا تھا‘ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے، بزدل افراد ایک لمحہ میں کئی بار مرتے ہیں اور بہادر لوگ باوقار موت مرتے ہیں، اور انکے نام رہتی دنیا تک زندہ رہتے ہیں اگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ کسی پر ناحق ظلم ہو رہا ہے تو بغیر مذہبی تفریق کے اس کی مدد کیلئے آگے آئیں۔ کسی مسلمان بھائی پر کوئی ظلم کر رہا ہے تو نعرہ تکبیر پڑھ کر ظالم وشرپسند عناصر کو اسی کی زبان میں جواب دیں اور ایسا جواب دے کہ پھر آئندہ کوئی ایسی جرأت تو کیا سوچ بھی نہ سکے، اور اس نعرہ کی آواز سن کر تمام مسلمان اس کی مدد کیلئے اللہ اکبر کہتے ہوئے آگے بڑھیں، جلوسوں جلسوں میں ابھی نعرے صرف پڑھتے آرہے ہیں اسکی حقیقی قوت کا مظاہرہ بھی کر کے دیکھیں، کیونکہ مسلمان ایک جسم کے مانند ہیں جس طرح جسم کے کسی بھی حصے کو تکلیف یا ایذا پہنچتا ہے تو پورا جسم تڑپ اٹھتا ہے، اسی طرح کسی مومن کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوسرا مومن بھی اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے۔

ووٹ دینا قومی وملی ذمہ داری

مولانا انیس الرحمان قاسمی

اسلام نے معاشرہ کے اندر یہ ذوق اور رجحان پیدا کیا ہے کہ ہر فرد اپنے ذاتی اور شخصی معاملات سے لے کر امورِ سیاست تک ہر معاملہ میں مشورے کا عادی ہو اور یہ چیز اس کے مزاج میں رچ بس جائے۔ مشاورت کا ایک خاص طریقہ لازم قرار دینے کی بجائے اسلام نے اسے حالات وضرورت پر چھوڑ دیا۔ چنانچہ خلافتِ راشدہ کے دور میں اجتماعی مشاورت بیعت کے ذریعے ہوتی تھی اور اب یہ معاملہ انتخابات کے ذریعے ہوتا ہے اور ووٹ اس کا اہم ترین جزو ہے۔ موجودہ دور کے علماء نے ووٹ کو شہادت، امانت، وکالت، مشاورت، شفاعت، قضا اور سیاسی بیعت کی حیثیت سے قیاس کیا ہے۔ معاشرے کے افراد اپنی انفرادی آزادیوں کو اجتماعی نظام میں ڈھالتے ہیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو نظم اجتماعی چلانے کا اختیار سونپ دیتے ہیں، اسلام نے نظمِ اجتماعی وحکومت کے قیام میں مشاورت کو بنیادی اصول قرار دیا ہے، شوریٰ کا تصور دورِ جاہلیت میں بھی تھا، اسلام نے اسے برقرار رکھا اور مطلق العنانی کے مقابلہ میں یہ اصول پیش کیا کہ مسلمانوں کے سیاسی وانتظامی معاملات ان کی رائے اور مشورے سے طے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:’ اور جو لوگ اپنے رب کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور اُن کا فیصلہ باہمی مشورہ سے ہوتا ہے اور اس مال میں سے جو ہم نے انہیں عطا کیا ہے، خرچ کرتے ہیں۔‘(سورۃ الشوریٰ:۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوریٰ کی فضیلت اور امت کے اجتماعی نظام کے لیے اس کی ضرورت اور اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:’’ جب تم میں سے بہتر لوگ تمہارے امیر ہوں، تمہارے دولت مند بڑے دل والے ہوں اور تمہارے معاملات تمہارے درمیان مشورے سے طے ہوں تو زمین کے اوپر کا حصہ تمہارے حق میں اس کے نیچے کے حصے سے بہتر ہوگا۔‘‘(سنن الترمذی)

باہمی مشاورت سے حکومت کا قیام اور امورِ مملکت کو انجام دینا اسلام کا طرّہ امتیاز رہا ہے، اس اعتبار سے رائے دہندگان کے لیے ضروری ہے کہ باصلاحیت، قوم وملت کے ہمدرد، اخلاق وکردار کے حوالے سے اچھی شہرت کے حامل اور فرض شناس کے حق میں ووٹ دیں؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:’’ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں انہی لوگوں کے سپرد کرو جو ان کے اہل ہیں۔(سورۃ النساء:۵۸)

جس سے مشورہ طلب کیا جائے، وہ مشورہ دینے کے بارے میں امین ہے اور امانت کا تقاضہ یہ ہے کہ صحیح اور درست مشورہ دیا جائے، کسی ذاتی لالچ، یا خود غرضی کے بدلے ظالم وجابر کو اختیار سونپنے کا مشورہ (ووٹ) دینا دنیا وآخرت میں خسارے کا سودا ہے۔ اللہ جل شانہ سچی شہادت کو لازم وضروری قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:’’ اے ایمان والو! تم انصاف پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اللہ کے لئے گواہی دینے والے ہو جاؤ، خواہ خود تمہارے اپنے یا والدین، یا رشتہ داروں کے ہی خلاف ہو، اگر چہ (جس کے خلاف گواہی ہو) مالدار ہے، یا محتاج، اللہ ان دونوں کا زیادہ خیر خواہ ہے۔‘‘(سورۃ النساء:۱۳۵)

نیز سچی شہادت کا چھپانا حرام اور جرم کے دائرہ میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:’’ اور تم گواہی کو چُھپایا نہ کرو، اور جو شخص گواہی چھپاتا ہے تو یقیناً اس کا دل گنہگار ہے۔(سورۃ البقرۃ:۲۸۳)

ووٹ کو شہادت کی حیثیت دینے سے اس قرآن وسنت کے وہ تمام احکام جاری ہوتے ہیں، جو شہادت کے حوالے سے دیے گئے ہیں؛ اس لیے دین داری کا تقاضا ہے کہ ووٹ کے صحیح استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

حاصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو ووٹ ضرور ڈالنا چاہیے، البتہ ووٹ ڈالنے جس امیدوار کے حق میں ووٹ ڈال رہا ہے، اس کے حق میں گویا یہ خود ہی گواہی دے رہا ہے کہ یہ امیدوار میرے علم کے مطابق سب سے زیادہ مستحق اور دیانت دار ہے، اس لیے چند امور اس کو ملحوظ رکھنے چاہئیں (۱) ووٹ ڈالنے میں احتیاط سے کام لے، غلط جگہ مہر نہ لگے، یا اگر مشین کے ذریعہ یہ عمل کیا جا رہا ہو تو مشین (ای وی ایم) کا بٹن غلط نہ دبے، اس کا خیال رکھے، ورنہ اس کا ووٹ ضائع ہو جائے گا، جو کہ بڑا نقصان ہے۔(۲) باہم مشورے سے خوب سوچ سمجھ کر ووٹ دے، محض اپنے تعلقات یا غیر شرعی دباؤ سے متاثر ہو کر ہرگز ووٹ نہ دے۔(۳) جو امیدوار اس کے علم کے مطابق ووٹ کا زیادہ مستحق ہے، دیانۃً اسی کو اپنا ووٹ دے۔(۴) جس امیدوار سے نقصان پہنچنے کا غالب اندیشہ ہو، اس کو ہرگز ووٹ نہ دے۔(۵) اگر تمام امیدواروں کے حالات یکساں ہوں تو پھر جس سے زیادہ فائدہ کی امید اور کم نقصان کا اندیشہ ہو، اس کو ووٹ دے۔(۶) روپیہ یا کوئی مال لے کر کسی کو ووٹ نہ دے، یہ بدترین رشوت اور حرام فعل ہے۔

ساتھ ہی امیدواروں کو منتخب کرتے ہوئے یہ خیال بھی رکھے کہ ان کے سیاسی نظریات اور افکار ملک میں امن وسلامتی قائم کرنے والے ہوں، شہریوں کے ساتھ انصاف، مساوات اور یکساں مواقع ان کا ایجنڈا ہو، ملک کو تعلیمی، سائنسی، اور معاشی ترقی سے ہمکنار کرنے اور ایک ترقی یافتہ اور پرامن ملک کی تعمیر وتشکیل کا عزم ہو، نفرت وعصبیت، ذات پات کی سیاست پر یقین رکھنے والی اور ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو متاثر کرنے والی سیاسی جماعتوں کو ووٹ دے کر اپنے ووٹ کو خراب نہ کریں۔ ابھی جو ماحول ہے اس میں دیکھا جا رہا ہے کہ سیاسی پارٹیاں ایسے لوگوں کو اسمبلی وپارلیمنٹ میں بھیج رہی ہیں، جو اخلاق وکردار کے اعتبار سے کرپٹ ہیں اور انتہائی دریدہ دہنی کے ساتھ نفرت کا پرچار کرتے ہیں، وہ کبھی ذات برادری کے نام پر اور کبھی مذہب کے حوالہ سے دریدہ دہنی کرتے ہیں، جس سے سماج کا ایک طبقہ دوسرے کے بارے میں نفرت میں مبتلا رہتا ہے اور اس سے ان کا مقصد اپنے ووٹروں کو خوش کرنا اور ان کے مذہبی و نفرت کے جذبات کو بھڑکا کر ان کے ووٹ کو اپنے حق میں محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا ہوتا ہے، یہ نفرت انتہائی خطرناک ہے۔

عدالت اور انتظامیہ کو ایسی سیاسی پارٹیوں پر روک لگانی چاہئے، عدالت اور انتظامیہ کے علاوہ ملک میں مختلف کمیشن قائم ہیں، جن کا کام اقلیت، خواتین، بچے، دلت، سماج کے کمزور اور پسماندہ طبقات اور عام شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے، اگر یہ نفرت کے بیوپاریوں کی طرف سے آنکھ بند کر رہی ہیں تو وہ اپنی بنیادی ذمہ داری سے غافل ہو رہی ہیں، اسی طرح الیکشن کمیشن ہے، جس کی ذمہ داری ہے کہ وہ الیکشن کے موقع پر غیر قانونی کام کرنے والے افراد، نمائندے اور الیکشن میں حصہ لینے والوں کی نفرت انگیز باتوں پر گرفت کرے۔ ان کے انتخاب کو کینسل کر دے، سب سے زیادہ نفرت ان ہی سیاست دانوں کے ذریعہ پھیلتی ہے اور ملک کے افراد کی جان ومال کو خطرات لاحق ہوتے ہیں، یہ اپنی نجی وعوامی گفتگو اور اپنے رویوں سے نفرت وفتنہ برپا کرنے والی تنظیموں کو شہ دیتے ہیں، ان کے جرائم پر پردہ ڈالتے ہیں اور قانونی گرفت سے ان کو بچاتے ہیں، اس لیے الیکشن کمیشن کی ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے۔ عوام کو بھی ایسی سیاسی پارٹیوں اور ایسے سیاست دانوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

راہل کے داؤ سے بی جے پی پریشان

ڈاکٹر اسلم جاوید

کانگریس صدر راہل گاندھی نے واشگاف انداز میں کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے نوٹ بندی کر کے معیشت کے ساتھ جو ناانصافی کی ہے ہم اسے ’نیائے‘ سے رفتار دیں گے۔ وزیر اعظم نے رات کے 12 بجے جی ایس ٹی نافذ کر دیا۔ غریبوں مزدوروں، عام آدمی اور چھوٹے چھوٹے کاروباریوں کو لائن میں کھڑا کر دیا اس سے ملک کو بہت نقصان ہوا۔ ہر طبقے کے ساتھ ناانصافی ہوئی اور معیشت جام ہو گئی۔ کسان تباہ ہو گئے۔ کاروبار چوپٹ ہو گیا۔ چھوٹی صنعتیں بند ہو گئیں اور ملازمتیں چلی گئیں اور بے روزگاری میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ ایسا گذشتہ 45 سال میں کبھی نہیں ہوا۔ اس نقصان کی بھرپائی کیلئے ہی ہم ’نیائے‘ لے کر آئے ہیں۔ مرکز میں ہماری حکومت آنے پر ہم یہ ناانصافی دور کریں گے۔ بہر حال کانگریس کو الیکشن میں اس اعلان سے جو فائدہ ہوگا اس سے حکمراں جماعت بوکھلائی ہوئی ہے۔ بی جے پی کے سرجیکل اسٹرائیک اور قوم پرستی اور پھر خلا میں سیٹلائٹ کی کامیابی نے بی جے پی کیلئے ماحول سازگار بنا دیا تھا اس کے جواب میں راہل کی آمدنی کی گارنٹی اسکیم نے سیاسی منظر نامہ بدل کر رکھ دیا ہے اور اس سے کانگریس کی مقبولیت میں جو اضافہ ہوگا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کانگریس صدر راہل گاندھی نے اعلان کیا ہے کہ ان کی پارٹی اقتدار میں آئی تو 20 فیصد سب سے غریب خاندانوں کو سالانہ 72 ہزار روپے آمدنی کی شکل میں دیے جائیں گے۔ یعنی ہر ماہ 6 ہزار روپے۔ اس سے 5 کروڑ خاندانوں کے 25 کروڑ لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ اندرا گاندھی نے 48 سال پہلے 1971 میں غریبی ہٹاؤ کا نعرہ دیا تھا۔ کانگریس کے کم سے کم آمدنی منصوبہ (نیائے) کا اعلان کرتے ہوئے راہل نے کہا کہ ملک سے غریبی مٹانے کیلئے یہ آخری حملہ ہے۔ یہ یقینی بنایا جائے گا کہ ہر غریب خاندان کی آمدنی کم سے کم 12 ہزار ماہانہ ہو۔ ابھی اگر کسی خاندان کی آمدنی 6 ہزار روپے ہے تو 6 ہزار روپے ماہانہ حکومت دے گی۔ یہ منصوبہ اس وقت تک رہے گا جب تک خاندان 12 ہزار روپے ماہانہ کمانے نہیں لگتا۔ راہل نے یاد دلایا کہ کانگریس نے منریگا کے ذریعہ غریبی پر پہلا حملہ کر کے 14 کروڑ لوگوں کو غریبی سے نکالا۔ اب 25 کروڑ لوگوں کی غریبی پر دوسرا اور آخری حملہ ہوگا۔ یہ منصوبہ نافذ کرنے کیلئے پہلے ایکسپرٹ کمیٹی بنے گی اور یہ منصوبہ دو مرحلوں میں نافذ ہوگا۔ ہر مرحلے میں ڈھائی ڈھائی کروڑ خاندان شامل ہوں گے۔ ان خاندانوں سے متعلق اعداد وشمار حاصل کر لئے گئے ہیں۔ ایکسپرٹ کمیٹی یقینی بنائی جائے گی کہ اس کے باوجود ہر طرح کی سبسڈی بھی جاری رہے گی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ایک اچھی اسکیم ہے۔ اس سے غریبوں کو کم سے کم آمدنی کی گارنٹی ملے گی۔ اصولی طور پر یہ ممکن بھی ہے کیونکہ یہ قرض معافی سے بہتر ہے لیکن اس میں دو مسئلے آڑے آرہے ہیں ایک تو یہ کہ غریبوں کی آمدنی کے اعداد وشمار موجود نہیں ہیں اور یہ کیسے طے کریں گے کہ غریب کون ہے۔ دیہی اور شہری علاقوں میں یہ کون طے کرے گا کہ کس کی آمدنی کتنی ہے۔ دوسری طرف 5 کروڑ خاندانوں کو اگر سالانہ 72 ہزار روپے دیں گے تو 3.6 لاکھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ اتنا پیسہ کہاں سے آئے گا۔ اگر سبسڈی ختم نہیں کی تو حکومت کا خسارہ بڑھے گا۔ اس سلسلے میں کانگریس صدر کی دلیل ہے کہ اگر وزیر اعظم سب سے دولتمند لوگوں کو پیسہ دے سکتے ہیں تو کانگریس بھی سب سے غریب لوگوں کو پیسہ دے گی۔ اسے دنیا کا سب سے بڑا کم آمدنی کا منصوبہ قرار دیتے ہوئے راہل نے کہا کہ پہلے پائلٹ پروجیکٹ چلایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بہت موثر اور سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔ ہم نے کئی ماہرین معاشیات سے اس پر گفتگو کی ہے۔ انہوں نے اپنی بات میں وزن پیدا کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان میں 10 دن میں کسانوں کے قرض معافی کا وعدہ پورا کیا۔ اگر یہ منصوبہ عمل میں آتا ہے تو اس پر سالانہ 3.60 لاکھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ ابھی ملک کی جی ڈی پی 207 لاکھ کروڑ ہے اور قومی خزانے کا خسارہ 7 لاکھ کروڑ ہے۔ ایسے میں قومی خزانے کا خسارہ جی ڈی پی کا 3.4 فیصد ہے۔ راہل کے نئے منصوبے سے قومی خزانے کے خسارہ پر 1.7 فیصد اضافی بوجھ پڑ سکتا ہے۔ یہ منصوبہ نافذ ہوا تو قومی خزانے کا خسارہ بڑھ کر 10.6 لاکھ کروڑ ہو جائے گا۔

بہر حال غریبی پر پھر بحث چھڑ گئی ہے۔ رنگ راجن کمیٹی کے مطابق 2011-12 میں 36.3 کروڑ غریب تھے اور 2014 کی رپورٹ میں شہری علاقوں میں 1407 اور دیہی علاقوں میں 972 روپے تک ماہانہ خرچ کرنے والوں کو خط افلاس سے باہر مانا گیا تھا۔ اندرا گاندھی نے 1971 میں جب غریبی ہٹاؤ کا نعرہ دیا تھا تب ملک میں 22.3 کروڑ افراد غریب تھے۔ گاؤں میں سالانہ 324 روپے اور شہروں میں 489 روپے سے کم خرچ کرنے والوں کو غریب مانا گیا تھا۔ 1971 سے 2019 تک 48 برسوں میں سے 30 سال تک کانگریس کی حکومت تھی۔ 48 سال پہلے اندرا گاندھی نے اقتدار بچانے کیلئے غریبی ہٹاؤ کا نعرہ دیا تھا تب کانگریس نے 518 میں سے 352 سیٹیں جیت لی تھیں۔ اب ان کے پوتے راہل گاندھی نے غریبی ہٹانے کیلئے کم سے کم آمدنی گارنٹی کے تحت سالانہ 72 ہزار روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ کانگریس کی سیٹ بڑھانے میں کتنا مفید ہوگا یہ تو 23 کو پتہ چلے گا۔ ویسے غریبی ہٹانے کی بات نئی نہیں ہے۔ سب سے پہلے 1867 میں دادا بھائی نیرو جی نے غریبی ختم کرنے کی تجویز کانگریس میں رکھی تھی۔ 1938 میں نیتا جی سبھاش چندر بوس نے بھی اسے آگے بڑھایا۔

1989 میں وعدہ اس وقت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی نے بھی کیا تھا لیکن تب کانگریس کو صرف 197 سیٹیں ہی ملی تھیں۔ 1971 میں ملک کی آبادی 54.81 کروڑ تھی جبکہ 2019 میں آبادی لگ بھگ 127 کروڑ ہے۔ اس وقت 40 فیصد غریبی تھی اور اب 27 فیصد غریبی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ الیکشن میں اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ بہر حال غریبوں اور کسانوں کو نقد فائدہ پہنچانے کا خیال نیا نہیں ہے۔ ویسے بھی بزرگوں اور معذوروں کو عرصہ دراز سے پنشن دئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ منصوبہ عمل میں آیا تو سبسڈی کے لحاظ سے یہ سب سے بڑ منصوبہ ثابت ہوگا جو 3 لاکھ 60 ہزار کروڑ روپے کا ہوگا جبکہ فی الحال مرکز کی جانب سے دئے جا رہے تمام سبسڈی 2.99 لاکھ کروڑ روپے کے ہیں۔ بہر حال راہل گاندھی کا منصوبہ اگر عمل میں آتا ہے تو غریبی واقعی دور ہو جائے گی اور خوشحالی آجائے گی۔ بی جے پی اس منصوبے کی وجہ سے پریشان ہے کیوں کہ اسے محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں الیکشن کی بازی کانگریس کے ہاتھ میں نہ چلی جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کانگریس کا یہ منصوبہ کیا گل کھلاتا ہے۔

• اسکول ومدارس • • SCHOOL & MADARIS • • اسکول ومدارس •

صابو صدیق کمپیوٹر انجینئرنگ کے طلباء کی نمایاں کارکردگی

بائیکلہ: گزشتہ دنوں وزارتِ ترقیات انسانی وسائل (MHRD) کی جانب سے’ اسمارٹ اِنڈیا ہیکاتھوان (SIH)2019‘ کا انعقاد کیا گیا۔ دنیا کے سب سے بڑے اور 36 گھنٹے مسلسل چلنے والے اس ہیکاتھوان میں انجمنِ اسلام صابو صدیق کمپیوٹر انجینئرنگ کے طلباء نے غیر معمولی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے زبردست کارکردگی پیش کر کے جیتنے والی ٹیموں میں اپنا نام درج کرانے میں کامیابی حاصل کی۔ اس سال کے ہیکاتھوان کا مرکزی موضوع سافٹ ویئر ڈیولپمنٹ تھا۔ اس عنوان کے تحت 95 کمپنیوں اور 18 سرکاری وزارات نے مختلف شعبہ جات کے مسائل کو پیش کیا تھا جیسے اسمارٹ کمیونکیشن، صحت عامہ، بائیومیڈیکل آلات، زراعت، اسمارٹ وہیکل، فوڈ ٹکنالوجی، روبوٹکس، ویسٹ مینجمنٹ وغیرہ کے مسائل پیش کیے گئے تھے۔ جن کے حل مختلف کالجوں کے طلباء کو پیش کرنا تھا۔ ندا شیخ، اشعر شیخ، فیصل سید، مسعود خان، انس خان اور فراز شیخ پر مشتمل اس ٹیم کو کے جی آئی ایس ایل (KGISL) کی جانب سے دیے گئے مسئلے کا حل پیش کرنا تھا چنانچہ ہماری اس ٹیم نے’’ کسٹمر سروس چیٹ باٹ یوسنگ مشین لرننگ‘‘ بنا کر دیے گئے ٹاسک کو بحسن وخوبی پورا کیا۔ اس مقابلے میں آئی آئی ٹی، این آئی ٹی جیسے مایہ ناز اداروں نے شرکت کی۔ اس کڑے مقابلے میں انجمنِ اسلام صابو صدیق کمپیوٹر انجینئرنگ کے سال دوم کے طلبا جن میں ایک ہونہار طالبہ بھی ہے انھوں نے عمدہ کارکردگی پیش کرتے ہوئے ایک لاکھ روپے، شیلڈ اور سرٹیفکیٹ اپنے نام کر کے اپنا اور کالج کا نام روشن کیا۔ آئی آئی ٹی رُڑکی نوڈل مرکز پر ہمارے ان ہونہار طلباء نے کڑی محنت کی۔ اس کڑے مقابلے کے فیصلے کے لیے انڈسٹری اور تعلیمی اداروں کے اعلیٰ دماغوں پر مشتمل جج صاحبان کی ٹیم کو متعین کیا گیا تھا جنھوں نے تمام باریکیوں پر نظر رکھ کر اپنے فیصلے سنائے۔ مختلف جج الگ الگ اوقات میں ٹیم کے ساتھ ساتھ انفرادی طور سے بھی طلبہ کو مختلف ٹاسک دے رہے تھے اس کے ذریعہ وہ ہر طالب علم کی صلاحیت اور ذہانت کو دیکھنا چاہتے تھے۔ اس قدر کڑے پیمانے کو سر کرتے ہوئے ہمارے ان طلباء نے کامیابی حاصل کی جو یقیناً بہت حوصلہ افزاء بات ہے۔ اُن کی اس کامیابی پر انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی اور نائب صدر ڈاکٹر عبداللہ شیخ نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے طلباء کو دلی مبارکباد پیش کی۔ اُسی طرح کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محی الدین احمد نے بھی اس موقع پر تمام طلبا اور شعبہ کے اساتذہ کو دلی مبارکباد پیش کی۔ اِن کے علاوہ پروفیسر احلام انصاری اور شعبہ کی ہیڈ ڈاکٹر زینب پیرانی میڈم نے بھی انعام یافتہ ٹیم کو دلی گہرائیوں کے ساتھ مبارکباد پیش کی۔ (ملک اکبر حسن)

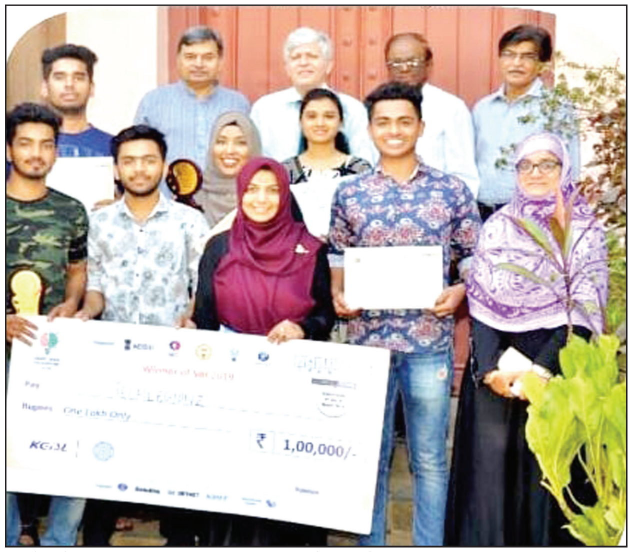

ناسک کی ماہ رخ کوکنی نے ٹینس میں خطاب جیت کر ایک تاریخ رقم کر دی!

ناسک: جہاں ہماری قوم کی بیٹیوں نے ثانیہ مرزا، انجم چوپڑہ، گوہر سلطانہ، ممتاز کاتھاوالا، ابتسام البداوی، اور عالیہ تبسم نے اپنے اپنے شعبہ میں بہترین کارکردگی انجام دے کر ملک کا نام روشن کر دیا ہے وہیں پر ناسک کے معین الدین کوکنی کی دختر اور سابق کونسلر نظام الدین کوکنی کی بھتیجی ماہ رخ نے جے پور میں آل انڈیا ٹینس ایسوسی ایشن (ITA) کی جانب سے منعقدہ این میموریل ٹینس کے فائنل مقابلہ میں پرینکا راڈریز ریکس کو شکست سے دوچار کر دیا اور اسی شاندار فتح نے ناسک کی تاریخ میں ماہ نو کے اجالے بھر دئے۔ ماہ رخ کے اسی کارنامہ کے تحت انھیں نیشنل ٹینس کے خطاب سے نوازا گیا۔ اسی طرح شلپی کماری نے روپ کتھا مکھر جی کو ایک دوسرے مقابلے میں ہرا کر ڈبل مکس کا ایوارڈ اپنے نام کیا۔ اسی خوشی کو دوبالا کرنے کے لئے نیشنل اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی جانب سے ٹیلنٹڈ (باصلاحیت) ماہ رخ اور ان کے سرپرستوں کی گل پوشی کی گئی، اور اسی طرز پر شہر کی دیگر تنظیموں نے بھی مبارکبادیوں کے ساتھ ساتھ ہماری ہونہار بیٹی کے حوصلوں کو مزید تقویت حاصل ہو اس کے لئے دعاؤں کا اہتمام بھی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ماہ رخ کو اتنی بلندیاں بخشے کہ اس کا نام پوری دنیا میں ایک پہچان بن جائے۔ (محمد رضا نوری)

مفکر اسلام علامہ قمرالزماں اعظمی

’فخر اشرفیہ‘ اور ’عز الاسلام‘ کے تکریمی خطاب سے سرفراز

جامعہ اشرفیہ کے قابل فخر فاضل، بین الاقوامی خطیب، تلمیذ حافظ ملت وخلیفہ مفتی اعظم حضرت علامہ قمرالزماں اعظمی [جنرل سکریٹری وارلڈ اسلامک مشن، لندن] گزشتہ ۳۱ر مارچ ۲۰۱۹ء روز اتوار شام چار بجے جامعہ اشرفیہ، مبارک پور تشریف لائے اور مزار حافظ ملت علیہ الرحمہ پر فاتحہ خوانی کی، ان کے ہمراہ ان کے فرزند بیرسٹر معین الزماں اعظمی، لندن اور ممتاز نعت خواں قاری ریاض الدین اشرفی، ممبئی بھی تھے۔ ان کے اعزاز میں عزیز المساجد میں ایک تہنیتی اجلاس سراج الفقہاء مفتی محمد نظام الدین رضوی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ کی صدارت میں بعد نماز عصر منعقد ہوا جس میں اساتذہ وطلبہ جامعہ اشرفیہ کافی تعداد میں شریک ہوئے اور ملت اسلامیہ کے عظیم خدمتگار کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کا آغاز قاری عبدالسلام قادری کی تلاوت اور مہمان نعت خواں قاری محمد ریاض الدین اشرفی کی نعت پاک سے ہوا، تکریمی کلمات مفتی محمد نظام الدین رضوی نے پیش کیے اور علامہ قمرالزماں اعظمی کی بین الاقوامی دینی و، علمی، تعلیمی وتنظیمی ورفاہی خدمات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حافظ ملت علیہ الرحمہ کے تلامذہ میں مفکر اسلام اپنے کارناموں کی بنیاد پر ممتاز خوبیوں کے مالک ہیں اور ان کی عالمی دینی خدمات قابل قدر ہیں۔ ہم ان کی جامعہ آمد اور الجامعۃ الاسلامیہ رونا ہی، فیض آباد کے پچاس سالہ جشن زریں کے انعقاد اور امام احمد رضا ایوارڈ کے حصول یابی پر پورے جامعہ کی طرف سے انھیں مبارک بار پیش کرتے ہیں۔ اس کے بعد علامہ اعظمی کا ناصحانہ خطاب ہوا جس میں آپ نے حافظ ملت علیہ الرحمہ کی علمی جلالت اور تنظیمی وتدریسی زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے دو شاگردوں نے پورے برصغیر میں تعلیمی و تدریسی انقلاب کی بنا ڈالی اور ہندو پاک میں آج جتنے تعلیمی ادارے ہیں ان میں سے ۹۰ فیصدی اساتذہ ان دونوں کے براہ راست یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔ ایک حافظ ملت علیہ الرحمہ اور دوسرے محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری علیہ الرحمہ۔ آپ نے ان دونوں شاگردوں کی طالب علمانہ زندگی کے اہم اور سبق آموز واقعات بھی طلبہ کے سامنے رکھے تا کہ ان کی طلب علم کی یہ زندگی کامیابی سے طے ہو۔ آپ نے ان کے معاصرین اور ہم درس ساتھیوں کے تاثرات بھی پیش کیے۔

ان کے خطاب کے بعد سراج الفقہاء مفتی محمد نظام الدین رضوی مائک پر تشریف لائے اور اساتذہ جامعہ کی مشاورت سے علامہ اعظمی کی بین الاقوامی خدمات کے پیش نظر ان کے مشہور لقب مفکر اسلام کے ساتھ انھیں’’ فخر اشرفیہ‘‘ اور’’ عز الاسلام‘‘ کے تکریمی خطاب سے نوازا جس کی تائید جملہ اساتذہ نے کی اور اعلان کیا کہ ہمارا جامعہ آپ کو سلام کرتا ہے اور آپ کی لمبی عمر وحسن عمل کی ہم سب دعا کرتے ہیں، امید ہے کہ آپ یہ اعزاز قبول فرمائیں گے۔ نظامت کے فرائض مفتی زاہد علی سلامی نے ادا کیے۔ نماز مغرب سے قبل صلوۃ وسلام اور علامہ اعظمی کی دعا پر یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اساتذہ جامعہ میں مولانا عبدالحق رضوی، مفتی معراج القادری، مولانا نفیس احمد مصباحی، مولانا صدر الوریٰ قادری، مولانا ناظم علی مصباحی، مولانا ساجد علی مصباحی، مولانا محمد قاسم مصباحی، مولانا عبدالرحمٰن مصباحی، مولانا محمد ذیشان مصباحی، مولانا محمد ہارون مصباحی، مولانا توفیق احسن برکاتی، مولانا محمد رئیس اختر مصباحی، مولانا اظہار النبی حسینی، مولانا سعید رضا مصباحی، مولانا شہروز مصباحی، مولانا جنید احمد مصباحی، مولانا رقیب سنجر مصباحی، حافظ عبدالقیوم برکاتی اور قاری ابوذر مصباحی وغیرہم بطور خاص شریک رہے۔

علم پر اخلاص کے ساتھ عمل ضروری: حافظ سراج الحسن مجددی

مدرسہ خانقاہ ابو احمدیہ علی آباد میں طلباء سے تربیتی خطاب

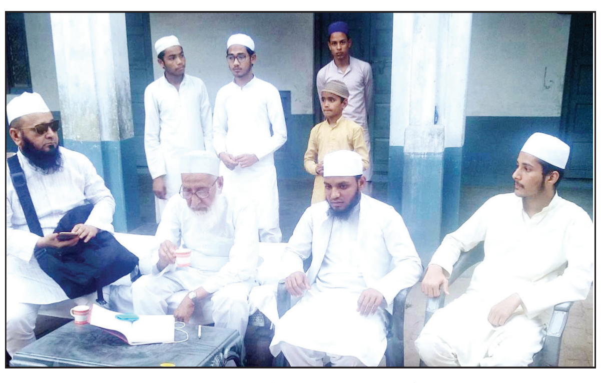

علم دین دونوں جہاں ترقی کا ضامن ہے آپ قابل مبارکباد ہیں کہ اللہ نے آپکو اپنے دین کیلئے منتخب کیا ہے اسلئے آپ اسکی قدر کریں اور علم میں کمال حاصل کریں اور اپنے علم پر اخلاص وللّٰہیت کیساتھ عمل کریں مذکورہ خیالات کا اظہار رکن شوری ندوۃ العلماء لکھنؤ پیر حافظ سراج الحسن مجددی امیر دار العلوم تاج المساجد بھوپال نے کیا وہ یہاں مدرسہ خانقاہ ابو احمدیہ گلچپہ میں طلباء سے خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے مدرسہ سے دیرینہ تعلقات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عرصہ سے یہاں آنے کی میری خواہش تھی آج یہاں پہنچ بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے اور سکون حاصل ہو رہا ہے۔ میرے والد پیر ابو احمد مجددی بھوپالی کے خلیفہ مولانا مشتاق علی خان اس مدرسہ کے بانی ہیں اللہ مدرسہ کو ترقی کے بام عروج پر پہنچائے انھوں نے کہا دنیا کی تمام زینتیں وقتی اور فانی ہیں اسلئے ہماری نگاہ ہر وقت اخروی زندگی پر ہونی چاہئے اسلئے کہ اصل آخرت ہی کی زندگی اور کامیابی ہے ہم اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور سنتوں پر عمل کریں جب اللہ سے تعلق استوار ہوگا تو اللہ کی مدد شامل حال رہی گی۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہمیں چاہیئے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں ہر مذہب وملت کے لوگوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آئیں یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔ اس موقع پر خاص طور پر مولانا محمد یوسف صدیقی ندوی چیرمین رحمانیہ چیرٹیبل ٹرسٹ بھوپال۔ مولانا انظر بھوپالی۔ مولانا مصباح الرحمٰن قاسمی۔ مولانا محمد یوسف ندوی۔ مولانا مصباح نظر یوسف زئی۔ قاری عطاء الرحمٰن بلھروی، حافظ ابوالحسن، محمد زیاد، محمد فرحان، محمد شہباز، محمد صدیق حاجی عبدالخلیل سمیت اراکین مدرسہ اساتذہ وطلباء موجود تھے۔ پیر حافظ سراج الحسن مجددی کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔ مولانا مصباح الرحمٰن نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

منصورہ انجینئرنگ کے ثقافتی پروگرام میں طلباء وطالبات اور اسٹاف کا اعزاز

مالیگاؤں: کالج آف انجینئرنگ منصورہ جہاں طلباء وطالبات کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کیلئے مختلف پرگراموں کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ وہیں طلباء کی ہنر وصلاحیتوں کو پروان چڑھانے کیلئے مختلف ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کر کے طلباء کو ایک وسیع میدان فراہم کیا ہے۔ بتاریخ ۲۲ر مارچ ۲۰۱۹ء بروز جمعہ ڈھائی بجے سے سہ روزہ گیدرنگ کا آغاز کیا گیا۔ جس میں طالبات نے فینسی ڈریس، ڈمب کراؤس، مہندی مقابلہ میں حصہ لے کر اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ اسی طرح بروز سنیچر بیت بازی، ون منٹ شو، آپ کی عدالت، فش پونڈ، ایڈمیڈ، ڈرامہ جیسے دلچسپ پروگراموں میں طلباء وطالبات فن پاروں کا مظاہرہ بھی کیا۔

الوداعی تقریب: بروز اتوار کو طلباء وطالبات اور اساتذہ کو کالج کی جانب سے مخصوص ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے پر ان کے سرپرستوں کے ہاتھوں اعزازات سے نوازا گیا۔ نیز کالج کے سابقہ طلباء طالبات کی میٹنگ منعقد کی گئی اور سال آخر کے طلباء طالبات کے اعزاز میں الوداعی تقریب بھی منعقد کی گی۔